

# شراب اور جوا

محمد صغیر حسن معصومی

(۱)

اسلام میں شراب (خمر) اور جوا (میسر) دونوں حرام ہیں اور دونوں کو ”ناپاک شیطانی عمل“ (رجس من عمل الشیطان) کہا گیا ہے۔ ان کی حرمت کے متعلق قرآن پاک میں چار آیتیں نازل ہوئیں۔ چونکہ عرب کے لوگ دونوں کے عادی تھے اور ان کی عادتیں طبیعتِ ثانیہ بن چکی تھیں اس لئے ان کی حرمت کا حکم بتدریج نازل ہوا۔

تفسیر کبیر (جلد ۲ صفحہ ۳۲۷) میں امام فخر الدین رازی رقمطراز ہیں : کہتے ہیں کہ خمر (شراب) کے بارے میں چار آیتیں نازل ہوئی ہیں۔ مکہ میں یہ آیت پاک نازل ہوئی : و من ثمرات النخیل والاعناب تتخذون منه سکرا و رزقا حسنا، (النحل : ۶۷) کھجور اور انگور سے تم نشہ آور شراب اور اچھا رزق بناتے ہو،۔ اس وقت تک مسلمان شراب پیتے تھے اور اس کی حلت عام تھی۔ حضرت عمر، حضرت معاذ اور کچھ دوسرے صحابہ رض نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ خمر و شراب کے بارے میں کچھ حکم دیجئے کہ شراب ہماری عقل کو گم کر دیتی ہے اور دولت سلب کر لیتی ہے، اس پر یہ آیت پاک نازل ہوئی : قل فیہما اثم کبیر و منافع للناس و اثمہما اکبر من نفعہما (البقرہ : ۲۱۹) ”اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ فرما دیجئے کہ شراب اور جوئے میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لئے ان میں کچھ فائدے ہیں، اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑھ کر ہے،۔ اس آیت کے

نازل ہونے کے بعد کچھ لوگوں نے شراب و جوا ترک کر دیا۔ مگر کچھ لوگ شراب پیتے رہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے کچھ لوگوں کی دعوت کی، کھانے پینے میں شراب کا دور بھی چلا اور لوگ مست ہو گئے، بعض صحابہ اس حالت میں نماز پڑھنے لگے اور سورہ کفرون کی قرأت میں لائے نفی کو حذف کر گئے اور پڑھا: ”قل یا ایہا الکفرون اعبدا ما تعبدون،،۔ اس واقعہ کے بعد ہی یہ آیت نازل ہوئی: لا تقربوا الصلاة و انتم سکاری،، (النساء: ۴۳) تم نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ،،۔ اس پر بہت کم لوگ شراب پینے لگے۔ اس اثناء میں ایک بار کچھ انصار مل بیٹھے ان میں حضرت سعد بن ابی وقاص بھی تھے، مجلس میں شراب بھی تھی، چنانچہ نشہ میں فخر و مباحات پر اترائے اور اشعار پڑھنے لگے۔ حضرت سعد نے ایک ایسا شعر پڑھ دیا جس میں انصار کی برائی کی گئی تھی۔ اس پر ایک انصاری نے ایک اونٹ کے نیچے کے جیڑے کو اٹھا کر حضرت سعد پر دے مارا جس سے وہ زخمی ہو گئے، انہوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی جس پر حضرت عمر کہہ اٹھے ”اے میرے اللہ خمر کے بارے میں ہمیں بیان شافی سے نواز،،۔ جس پر یہ آیت پاک نازل ہوئی ”یا ایہا الذین آمنوا انما الخمر و المیسر و الانصاب و الازلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوه لعلکم تفلحون انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوة و البغضاء فی الخمر و المیسر و یریدکم عن ذکر اللہ و عن الصلوة فهل انتم منتہون،، (مائتہ: ۹۱ - ۹۰)۔

اے ایمان والو! شراب، جوا، بت، اور فال کے تیر ناپاک شیطانی کام ہیں، پس تم ان سے بچو، تاکہ تم فلاح پاؤ۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان شراب اور جوئے کے ذریعہ دشمنی اور

بغض پیدا کرے اور تم کو نماز سے باز رکھے، تو کیا تم اس کے ارادے تک پہنچو گے (اور ان سے باز نہ رہو گے)؟

قال رحمة الله عليه کے قول کو امام رازی نے نقل کیا ہے۔ وہ کہتے تھے کہ اس ترتیب سے شراب کی حرمت بیان کرنے کی حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ لوگ شراب کے کس قدر شیدا اور گرویدہ ہیں۔ چونکہ لوگ شراب سے طرح طرح کے فائدے حاصل کرتے تھے، اس لئے ایک بارگی ممانعت ہونے سے ان پر بڑا شاق گزرتا، غرض اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی آسانی کا لحاظ رکھا ہے اور آہستہ آہستہ اس کی حرمت نازل کی۔

یہ کہنا بے سود ہے کہ خمر کی حرمت ثابت نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ”حرم“، یا اس کے مترادف الفاظ نہیں استعمال کئے ہیں جیسا کہ مردار، خون اور سور کے گوشت کو اللہ تعالیٰ نے لفظ تحریم کے ساتھ حرام قرار دیا اور کہا: *إنما حرم عليكم الميتة والدم ولحم الخنزير وما اهل به لغير الله، (البقرة: ۱۷۳)* اللہ تعالیٰ نے مرے ہوئے جانور، خون، سور کے گوشت اور ان جانوروں کے گوشت کو حرام قرار دیا جن کو اللہ کے سوا دوسروں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔

درحقیقت قرآن پاک نے جہاں کسی چیز کی حرمت کا حکم یکبارگی دیا ہے ”حرم“، کا لفظ استعمال کیا ہے۔ چونکہ خمر سے لوگوں کو بتدریج روکا گیا اس وجہ سے ”حرمت“ کا لفظ نہیں استعمال کیا گیا۔ سورہ مائدہ کی آیت میں *”انما الخمر و الميسر و الانصاب و الازلام رجس من عمل الشيطان فاجتنبوه“*، یعنی شراب، جوئے، بتوں کے استھان، فال کے تیروں کو پر زور الفاظ میں، *”رجس من عمل الشيطان“*، کہا اور ساتھ ہی *”فاجتنبوه“*، کا حکم صادر کر دیا کہ ان سے بالکل الگ رہو، صرف یہی نہیں آگے آنے والی آیت میں تاکید شدید کر دی کہ *”انما يريد الشيطان ان يوقع بينكم العداوة والبغضاء في الخمر و الميسر و يصدكم عن ذكر الله و عن الصلوة فهل انتم منتبهون؟“*، (المائدہ ۹۱) شراب و جوئے

سے شیطان تمہارے درمیان صرف عداوت و بغض پیدا کرنا چاہتا ہے اور نماز سے تم کو دور رکھتا ہے، تو کیا تم ان سے باز رہنے والے ہو؟، مطلب یہ ہے کہ ضرور ان سے باز رہو۔

اللہ تعالیٰ نے شراب کے لئے لفظ خمر استعمال کیا ہے۔ آئیے خمر کے معنی کی تحقیق کریں کہ خمر کس کو کہتے ہیں۔ خمر کے معنی کی طرف خود اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اشارہ کر دیا ہے: **ومن ثمرات النخيل و العناب تتخذون منه سكرًا و رزقًا حسنًا، (النحل: ۶۷)** کھجوروں اور انگوروں سے تم مست کرنے والی شراب اور رزق حسن (عمدہ غذا) بناتے ہو۔ عرب کے لوگ سکر لانے والی شراب کو ”خمر“ کہتے تھے۔ ایام جاہلیت کے اشعار میں بکثرت ’خمر، کا ذکر موجود ہے۔ یہ لفظ جس زبان کا بھی ہو، آرامی ہو یا عبرانی، قرآن پاک کے نزول کے وقت یہ لفظ مفرد ’خمر، اور جمع ’خمور، کی شکل میں مستعمل تھا اور عام طور پر لوگ اس کو سمجھتے تھے۔ حضرت عمر کے ذیل کے اقوال مشہور ہیں (کبیر ج ۲ ص ۳۲۷)۔

۱۔ ان عمر رضی اللہ عنہ اخبر ان الخمر حرمت يوم حرمت وهي تتخذ من العنطة و الشعير كما انها كانت تتخذ من العنب و التمر۔

حضرت عمر نے بیان کیا کہ شراب حرام قرار دی گئی اور جن دنوں حرام قرار دی گئی ان دنوں شراب گیہوں اور جو سے بنائی جاتی تھی۔ اسی طرح یہ انگور اور کھجور سے بنائی جاتی تھی۔ غرض یہ دلیل ہے کہ ان سب قسموں کو خمر کہتے تھے۔

۲۔ امام رازی کا بیان ہے: ان عمر رضی الحق بها کل ما خامر العقل من شراب ولا شک ان عمر کان عالماً باللغة و روايته ان الخمر اسم لكل ما خامر العقل فغيره۔

حضرت عمر رضی نے خمر کے ساتھ ہر اس شراب کو ملا دیا جو عقل

پر پردہ ڈال دے۔ بے شک حضرت عمر لغت کے عالم تھے اور ان کی روایت ہے کہ خمر ہر اس چیز کا نام ہے جو عقل کو ڈھانپ دے اور اس کو بدل دے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے قول کو ابو داؤد نے اپنی سنن میں محفوظ کیا ہے: عن الشعبي عن ابن عمر رض قال نزل تحريم الخمر يوم نزل وهي من خمسة من العنب و التمر والحنطة و الشعير و الذرة، شعبي ابن عمر رض سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر نے فرمایا خمر کی تحريم نازل ہوئی تو ان دنوں پانچ چیزوں سے شراب بنتی تھی :

انگور سے ، کھجور سے - گیہوں سے - جو سے - اور جوار یا مکئی سے -

ابو داؤد نے حضرت نعمان بن بشیر سے روایت کی ہے :

عن النعمان بن بشير رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من العنب خمرا وان من التمر خمرا وان من العسل خمرا وان من البر خمرا او ان من الشعير خمرا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب انگور کی ہوتی ہے کھجور کی ہوتی ہے، شہد کی ہوتی ہے، گیہوں کی ہوتی ہے، اور جو کی ہوتی ہے۔

غرض خمر کے وہ انواع جو عام طور پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں پائے جاتے تھے ان کے متعلق اقوال بالا سے بالیقین خمر کے اقسام معلوم ہو گئے، خمر کے اور بھی اقسام ہو سکتے ہیں اور جو اقسام بھی خمر کے مصداق ہوں گے حرام ہیں جیسا کہ ذیل کی حدیثیں دال ہیں - (کبیر ج ۲ ص ۳۳۸) -

۱ - عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر خمر و کل مسکر حرام - حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسکر لانے والی چیز خمر ہے اور ہر مسکر لانے والی چیز حرام ہے -

۲ - عن عائشه رضی اللہ عنہا انہا قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
عن البتع فقال کل شراب اسکر فهو حرام -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ شہد سے بنائی ہوئی شراب کیا حرام  
ہے؟ آپ نے فرمایا ہر وہ شراب جو انسان کو مخمور کرے حرام ہے -

۳ - عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اسکر  
کثیرہ فقلیلہ حرام حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے  
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر وہ چیز جو سکر لائے  
کثیر ہو یا قلیل حرام ہے -

۴ - عن عائشة قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل مسکر  
حرام و ما اسکر منه الفرق فملء الکف منه حرام -

حضرت عائشہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ سے سنا فرماتے تھے کہ ہر وہ  
چیز جو سکر لائے حرام ہے اور جس چیز کا فرق (ایک وزن جو ۱۶ رطل کے  
برابر ہے) سکر لائے تو اس کا چلو بھر (کم از کم) بھی حرام ہے - (تفسیر کبیر  
۳۳۰ ج ۲) -

پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر نشہ آور شی کو خمر اور حرام  
فرمایا ہے مقدار کچھ بھی ہو، زیادہ یا کم، نیز آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے  
شراب اور اس کی قیمت دونوں کو حرام قرار دیا ہے -

”قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر خمر و کل مسکر حرام و ما  
اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام و قال صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ حرم الخمر و ثمنہا، -

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے لہنت بھیجی ہے شراب پر، شراب پینے والے پر،

شراب پلانے والے پر، شراب بیچنے والے پر اور خریدنے والے پر، شراب نچوڑنے والے پر، نیز اس پر جس کے حکم سے نچوڑی گئی ہو، شراب لیجانے والے پر اور اس پر جس کے لئے لے جائی جائے، نیز شراب کی قیمت کھانے والے پر،۔

اسی طرح کی روایت حضرت انس بن مالک سے مروی ہے :

”ان ابن عمر رض قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعن الله الخمر وشاربها وساقياها و بائعها و مبتا عها و عاصرها و معتصرها و حاملها و المحمولة اليه و و آكل ثمنها، و عن انس بن مالک مثله ۔

حضرت طارق بن سوید روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے بارے میں پوچھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو شراب بنانے سے منع فرمایا جس پر طارق نے کہا کہ میں شراب دوا کی غرض سے بناتا ہوں، حضور نے فرمایا کہ شراب دوا نہیں یہ تو بیماری ہے ۔ شراب کی حرمت کے اعلان کے بعد مدینے کے بازاروں میں شراب پھینکدی گئی ۔ (بخاری شریف کتاب الاشربة)

شراب کی حرمت کے ساتھ ساتھ اس کی تجارت اور خرید و فروخت سنہ ۸ ہجری میں مکہ معظمہ کے قیام کے دوران حرام قرار دی گئی ۔ (صحیح بخاری الحدود، صحیح مسلم نسائی، ترمذی، ابواب الحدود)

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک خمر انگور کے اس رس کو کہتے ہیں جس میں جوش اور تیزی ہو اور جس کی سطح سے جھاگ گرنے لگے اور شراب کو خمر کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ عقل کو ڈھانپ لیتی ہے، اسی سے ”خمار المرأة“ عورت کی اوڑھنی، جس سے وہ اپنے چہرے کو چھپا لیتی ہے، مشتق ہے ۔ غرض خمر مصدر ہے جس سے اسم فاعل یا اسم مفعول مراد ہے اور مبالغہ کے مفہوم میں حالت مصدری میں بھی سمجھا جا سکتا ہے ۔ امام ابو یوسف اور امام محمد شیبانی جھاگ گرنے کو شرط نہیں قرار دیتے، صرف تیزی

ہوئی چاہئے کہ تیزی سے اس کی حرمت ثابت ہے، امام صاحب کے نزدیک جوش مارنا تیزی کی ابتدا ہے اور اس کا کمال جھاگ کرنے سے ظاہر ہوتا ہے، چونکہ شریعت کے احکام قطعی ہیں اس لئے خلاف ورزی کی صورت میں حد لازم ہوگی، حلال سمجھنے والے کو کافر کہنا اس کے بیچنے کو حرام کہنا ضروری ہے۔ بعض لوگوں نے صاحبین کے قول کو شراب کی حرمت کے بارے میں بھی احتیاط سمجھا ہے، احناف کے نزدیک خمر کا اطلاق دوسرے قسم کے مسکر اثرہ پر مجازاً ہے جو اہل لغت کے نزدیک مشہور و معروف ہے۔ البتہ بعض لوگوں نے ہر مسکر پر خمر کے اطلاق کو حقیقت سے تعبیر کیا ہے جس کی بنا بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی اور نسائی کی ضبط کردہ حدیث ”کل مسکر خمر“ پر ہے (روح المعانی ج ۲ ص ۱۱۲)

فقہاء حنفیہ چار قسم کی شراب کو حرام قرار دیتے ہیں۔

۱۔ خمر جو انگور کا غیر پختہ رس ہے، جس میں جوش، تیزی اور جھاگ اہل پڑے اس کا قلیل و کثیر حرام ہے اور نجس لعینہ ہے۔ اور نجاست غلیظ پیشاب کے مثل ہے۔ اس کی مالیت ساقط اور اس کو حلال سمجھنے والا مستحق کفر ہے، اس کا پینے والا اگر متوالا ہو جائے تو حد کا مستوجب ہے، اس سے علاج کرنا یا کسی قسم کا نفع اٹھانا حرام ہے، البتہ اس کا سرکہ بنانا جایز ہے، مگر امام شافعی کے نزدیک یہ بھی جایز نہیں۔

۲۔ طلاء انگور کا وہ نچوڑا ہوا رس جس کو پکایا جائے اور جس سے دو تہائی سے کم خشک ہو جائے اور سکر لائے، اس قسم کی شراب کو اگرچہ بعض لوگوں نے طلا کا نام دیا ہے صحیح یہ ہے کہ اس کو باذق کہتے ہیں، اور یہ حرام ہے، طلاء انگور کے اس رس کو کہتے ہیں جو اتنا پکایا جائے کہ دو تہائی خشک ہو جائے اور ایک تہائی باقی رہ جائے، یہ درحقیقت شیرہ بن جاتا ہے جس کو حرام نہیں کہا جا سکتا، کبار صحابہ اس قسم کے شربت کو



پیتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شربت کو طلاء العنبر سے تشبیہ دیا، ایک طلاء عرب کے لوگ جارشی اونٹوں کے لئے استعمال کرتے تھے جس سے مرض جاتا رہتا تھا، اسی بنا پر اس شربت کا نام طلاء رکھ دیا گیا، البتہ وہ طلا جو دو تہائی سے کم خشک ہو اور مسکر ہو وہ خمر ہی کی طرح نجس ہے۔

۳۔ سکر، تر کھجور (رطب) کا کچا رس جس میں تیزی ہو اور جھاگ ابل پڑے۔

۴۔ نقیع الزیب، یعنی کشمش کا کچا رس جس میں تیزی جوش اور جھاگ ابل پڑے۔

آخری تینوں قسموں باذق، سکر اور نقیع الزیب جوش و تیزی کو حاصل ہوں تو حرام ہیں ورنہ سب کا اتفاق ہے کہ حرام نہیں، اور جھاگ لے آنے پر سب کا اتفاق ہے کہ حرام ہیں۔ البتہ ان کی حرمت خمر کی حرمت سے کمتر درجہ کی ہے اور اس لئے ان کو حلال سمجھنے والے کو کافر نہ کہا جائے گا۔

فقہا نے چار قسم کے شربتوں کو جو خمر کے علاوہ بقیہ مشروبات مذکورہ بالا سے قدرے مشابہت رکھتے ہیں مباح قرار دیا ہے، البتہ یہ شرط لگائی ہے کہ ان مشروبات میں سکر نہ ہو نیز لہو و طرب کے لئے نہ استعمال کئے

جائیں، بلکہ چاشنی، تبدیل ذائقہ، علاج اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کی خاطر طاقت حاصل کرنے کے لئے پئے جائیں، البتہ امام محمد شیبانی رحمہ نے شہد اور انجیر سے بنائے ہوئے اشربہ کو حرام قرار دیا ہے، چاہے قلیل ہوں یا کثیر، اور فتویٰ انہیں کے قول پر ہے، کیونکہ لہو و لعب کے لئے ان کو پینا سب کے نزدیک حرام ہے۔ یہ چار قسمیں حسب ذیل ہیں :

۱۔ تمر و زیب سے پکایا ہوا نیبذ جس میں ایک آچ لگی ہو اور اس میں تیزی آجائے اس کا پینا بلا لہو و طرب جائز ہے۔

۲ - کھجور اور کشمش کا ملا ہوا رس جو تھوڑا بہت پکایا ہوا ہو اگر تیزی بھی آجائے تو بلا لہو و طرب پینا جائز ہے۔

۳ - شہد - انجیر - گیہوں - جو اور جوار (مکئی) سے بنایا ہوا شربت چاہے پکا ہوا ہو یا نہیں حلال ہے۔

۴ - انگور کا وہ شیرہ جو اتنا پکایا گیا ہو کہ ایک تھائی باقی رہے، تیز بھی ہو تو طاعت و عبادت کے لئے طاقت پانے کی غرض سے پینا حلال ہے، مگر لہو و طرب کے لئے نہیں۔

غرض آیات قرآنی، احادیث و آثار نیز فقہاء کے اقوال سے ظاہر ہے کہ پھلوں کا تازہ رس اور نچوڑ جو اتنے عرصہ تک محفوظ نہ رکھا گیا ہو کہ اس میں جوش آجائے تیزی پائی جائے یہاں تک کہ جھاگ ابل پڑے، جائز و حلال ہے۔ کیونکہ ایسا رس مسکر یا بدست کرنے والا نہیں ہے۔ اگر ایسے رس میں یہ صفات مذکورہ پائی جائیں تو شراب و خمر کہلائے گی اور اس کا پینا حرام ہے، کم ہو یا زیادہ، اور پینے والا بدست ہو جائے تو اس پر حد جاری کی جائے گی، اگر ایسے رس کو غلیان اور جھاگ لانے سے پہلے اتنا پکایا جائے کہ صرف ایک تھائی باقی رہ جائے تو یہ بھی جایز ہے یا قدرے پکایا جائے اور مسکر نہ ہو تو بھی جایز ہے اور اس کو نبیذ کہتے ہیں خمر نہیں۔

آج جو شراب کی قسمیں رائج ہیں چاہے وہ دیسی ہوں یا ولایتی بیر ہو یا سائڈر، جن ہو یا شمیمین یا اور کسی نام کی ہو چونکہ غلیان، تیزی اور جھاگ لانے نیز سکر لانے والی ہیں اس لئے یہ سارے اقسام خمر کا حکم رکھتے ہیں اور بلا شک و شبہ حرام اور ممنوع ہیں، ہر قسم کی ”تاڑی“ جو کھجور، تاڑ یا کسی اور درخت کے رس سے بنتی ہے چونکہ غلیان، تیزی اور سکر کو حاصل ہوتی ہے اور جھاگ بھی لاتی ہے اس لئے یہ بھی ممنوع ہے اور خمر کے حکم میں ہے۔

اسی طرح بھنگ، حشیش اور افیون کھانا بھی حرام ہے، کیونکہ ان کے کھانے سے عقل میں فتور پیدا ہوتا ہے، اور ان کا کھانے والا احکام الہی بجالانے کے قابل نہیں رہتا - (درالمختار ج ۲ کتاب الاشریہ ۳۳۸-۳۳۹)۔

اسام ابو داؤد کی روایت ہے: ”نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل مسکر و مفتر،“ ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسکر لانے والے اور افتراء و بہتان کے موجب مشروبات سے منع فرمایا،“ (روح المعانی ج ۲ ص ۱۱۳)۔

آج کل مستشرقین جن کی ساری قوت مسلمانوں کی عیب جوئی، افترا پردازی نیز تعلیمات اسلامیہ کی تنقیص اور اہل اسلام کی بداعتقادیوں، بد اعمالیوں اور سیہ کاریوں کو شمار کرنے اور شہرت دینے میں صرف ہوتی ہے اپنے اغراض و مقاصد کے لئے عام قومی ترانوں گیتوں اور قصہ کہانی کی کتابوں کی بے سروبا باتوں کی بنا پر دنیائے اسلام کے طبلاء کو یہ کہہ کر گمراہ کرنا چاہتے ہیں کہ مسلمان سلاطین بلکہ عباسی خلفاء نیز عہد اسلامی کے امراء شراب کے دلدادہ تھے اور عیش و طرب میں رات دن مشغول رہتے تھے۔ ان کا ماخذ قابل اعتبار اور قابل استناد کتابوں کی جگہ ”الف لیلۃ و لیلۃ،“ اور دوسرے افسانے ہیں جن میں خیالی اور افسانوی واقعات نیز خیالی تہذیب و ثقافت کا مرقع کھینچا ہے، ایسی ادبی کتابوں کی اگر کچھ قیمت ہے تو محاورات و لغات، بلاغت و فصاحت، حسن بیان، طرز نگارش کے لئے ہے، ان سے تاریخی استشہاد بالکل غلط ہے۔ اور ان کتابوں کی روشنی میں مسلمانوں کے عادات و اطوار کا یقینی تصور کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتا۔ فاتحین اسلام اور قابل تقلید خلفاء کے تاریخی واقعات شاہد ہیں کہ فرزندان اسلام حلال و حرام میں کس قدر محتاط تھے۔ (لفظ خمر انسائیکلو پیڈیا آف اسلام)

خمر پینے والا سزا کا مستحق ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں شراب پینے والوں کو

ہاتھوں، جوتوں اور ڈنڈوں سے مارتے تھے، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنے زمانے میں آرزو کرتے تھے کہ کاش ہم ایسے لوگوں کے لئے حد مقرر کرتے! چنانچہ بالآخر حضرت ابو بکر نے چالیس درے لگانے کی حد مقرر کی، حضرت عمر رض کے زمانے میں یہی رواج قائم رہا، بارے مہاجرین اولین میں سے ایک شخص شراب پینے کے جرم میں پکڑا گیا اور اس کو درے کی سزا دی گئی، مہاجر نے عرض کیا میرے اور تمہارے درمیان کتاب اللہ ہے تم کیوں مجھے درے مارتے ہو۔ حضرت عمر نے پوچھا کتاب اللہ میں کہاں ہے کہ میں درے نہ لگاؤں۔ عرض کیا اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے ”لیس علی الذین آمنوا و عملوا الصالحات جناح فیما طعموا الخ“، ان لوگوں پر جو ایمان لاکھئے اور نیک عمل کیا کوئی گناہ نہیں ان چیزوں کے بارے میں جن کو کھا چکے الخ۔ میں ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والوں میں سے ہوں، تو اللہ سے ڈرو اور نیک عمل کرو، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر احد خندق اور سارے غزوات و اہم مواقع پر حاضر رہا۔ حضرت عمر رض نے دوسرے صحابہ رض سے فرمایا کیا تم انہیں جواب نہیں دیتے؟ حضرت ابن عباس رض نے فرمایا یہ آیتیں تو گزر جانے والوں کے متعلق عذر کے طور پر نازل ہوئیں جو لوگ باقی ہیں ان کے لئے عذر باقی نہ رہا، ان کے خلاف تو حجت اور دلیل قائم ہے، گذرنے والوں کے لئے عذر اس لئے ہے کہ خمر کی تحریم سے پیشتر وہ اللہ تعالیٰ سے جاملے، اور باقی رہنے والوں کے خلاف حجت ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: انما الخمر الخ شراب اور جوا اور بتوں کے چڑھاوے اور نذر تو ناپاکی ہیں تو جو لوگ ایمان لاکھئے اور نیک اعمال کئے پھر اللہ سے ڈرتے رہے اور اچھا کام کیا تو بیشک اللہ تعالیٰ نے خمر پینے سے منع کیا ہے؟ حضرت عمر رض نے پوچھا تو تم سبہوں کی کیا رائے ہے؟ حضرت علی بن ابی طالب نے فرمایا ہماری رائے ہے کہ جب ایک شخص شراب پیتا ہے تو بدست ہوتا ہے۔ اور جب بدست ہوتا ہے تو

یاوہ گوئی کرتا ہے اور جب یاوہ گوئی کرتا ہے تو افتراپردازی اور جھوٹی تہمت لگاتا ہے اور جھوٹی تہمت لگانے والوں کو اسی (۸۰) درجے مارنے کا حکم ہے، چنانچہ حضرت عمر نے اسی (۸۰) درجوں کے مارنے کا حکم دیا (رواہ ابو الشیخ و ابن مردویہ و الحاکم و صحیحہ تفسیر ثنائی ۸۳ المائدہ) (حضرت معاویہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین مرتبہ تک کوڑے کی سزا دو اگر چوتھی بار شراب پیئے تو اس کو قتل کر دو۔ (سنن ابی داؤد ج ۲ ص ۲۶۰ جامع ترمذی ص ۱۸۶)۔

(۲)

’یسر‘ مثل موعد و مرجع مصدر میں ہے فعل ’یسر‘ سے مشتق ہے، قمار اس کا معنی ہے، ’یسر یسر‘ جو اکھیلنے کے معنی میں مشہور ہے، البتہ بعض لوگوں نے ’یسر‘ سے مشتق سمجھا ہے جس کا مفہوم ہے آسانی سے اور سہولت کے ساتھ مال لینا اور جو میں جیتنے والا دوسروں کا مال بڑی سہولت اور آسانی سے قبضہ میں لے لیتا ہے۔ اگر یسار سے مشتق سمجھیں تو معنی سبب یسار یعنی دولت و حصہ کا سبب ہے۔ یسر کا مفہوم حسب بیان ابن قتیبہ تقسیم کرنا اور اجزاء یا حصے بنانا ہے۔ یسار اس حصہ کو کہتے ہیں جو تیر نکالنے میں حاصل ہوتا ہے اور یہ حصہ دار واجب سمجھا جاتا ہے، عربوں میں زمانہ جاہلیت میں یہ عام رواج تھا کہ مالدار خانہ کعبہ میں آکر اپنی سخاوت و داد و دھش کا مظاہرہ کرتے تھے، اس کا طریقہ انہوں نے یہ ایجاد کیا تھا کہ دس تیر ایک خریطہ میں رکھتے تھے، ان میں سے سات تیروں پر ایک دو تین سات حصوں تک عدد لکھے ہوتے تھے اور یہ اعداد ان تیروں کے خاص حصے سمجھے جاتے تھے، صرف تین تیر و غد، سفیح، اور منیح نام کے ایسے تھے جن پر کوئی عدد کندہ نہ تھا۔ سات تیر جن کے حصے مقرر تھے ان کے نام یہ ہیں: فذ۔ توأم۔ رقیب۔ حلس۔ ناقس۔ مسبل اور معلیٰ، ان کے سارے حصے اٹھائیس ہوتے ہیں، ان دسوں تیروں کو ایک تھیلے میں ڈال کر کسی عادل

و سنجیدہ شخص کے حوالے کرتے اور کچھ دیر حرکت دینے کے بعد ان سے حصہ داروں کے نام سے تیر نکلواتے، جس عدد کا نمبر جس شخص کے نام سے نکلتا ذبح کئے ہوئے جانور کے دس یا اٹھائیس حصوں میں سے تیر کے حصوں کے مطابق دیتے جاتے تھے، جن کے نام حصہ والے تیر نکلتے ان کو کچھ نہ ملتا اور ان کے حصے اور ادا کی ہوئی قیمت دوسروں کو مل جاتی، اس طرح حاصل کئے حصوں کو یہ لوگ خود نہیں کھاتے تھے بلکہ محتاجوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔ جو مالدار اس طرح قسمت آزمائی میں حصہ نہ لیتے ان کو برم (تھکا ہوا) کہتے تھے، نہ صرف ان کی تضحیک کی جاتی بلکہ ان کی مذمت بھی کرتے تھے۔

اس امر میں اختلاف ہے کہ میسر صرف اسی خاص قمار کو کہتے تھے جس کا ذکر گذرا یا سارے انواع قمار کو کہتے تھے، روایات و آثار سے ظاہر ہے کہ ہر طرح کے جوئے کو میسر کہا جائے گا، عام ازیں کہ وہ قرعہ اندازی کی شکل میں ہو یا مسابقت میں شرط کے ساتھ، رقم مقرر کریں یا کسی کھیل میں رقم لگائی جائے، یہاں تک کہ آج کل کے مروجہ قمار کے اقسام فلش۔ لائری۔ انعامی معے وغیرہ جن کے انعامات قرعہ اندازی کے بعد تقسیم کئے جاتے ہیں یہ سب جوئے اور میسر کے مفہوم میں داخل ہیں، کیونکہ ان کا مال یہ ہے کہ بہت سے مالک اپنے اپنے حصوں سے محروم رہ جاتے ہیں یا خوف ہے کہ آخر میں اگر سب کو ان کی اصل رقم ادا کردی جائے تو بہتوں کو ان کی اصل رقم نہ مل سکے، کیونکہ ان کی رقمیں انعام یافتگان کو مل جاتی ہیں، پھر قرعہ اندازی خود مختلف فیہ ہے، اور یہ اسی وقت شک و شبہ سے بالا ہے جب کہ قرعہ اندازی سے کسی کی حق تلفی نہ ہوتی ہو۔

روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم و ہاتین الکعبتین فانہما من میسر العجم۔ نبی صلعم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ان دونوں پانسوں (نرد و چوسر کے پانسے) سے بچو کیونکہ یہ دونوں اہل عجم کا جوا ہے۔

ابن سیرین، مجاہد اور عطا سے روایت ہے کہ ہر وہ چیز جس میں خطرہ ہو جو اے یہاں تک کہ بچوں کا اخروٹ سے کھیلنا بھی قمار ہے۔

(عن ابن سیرین و مجاہد و عطاء کل شئی فیہ خطر فہو من المیسر حتی لعب الصبیان بالجوز تفسیر کبیر ج ۳ ص ۳۳۱)

شطرنج کے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی جاتی ہے کہ آپ نے فرمایا نرد و شطرنج میسر ہے (روی عن علی رضی اللہ عنہ انہ قال النرد والشطرنج من المیسر)۔ علماء احناف نے نرد و شطرنج کھیلنے کو مکروہ تحریمی کہا ہے، امام شافعی اور امام ابو یوسف نے اس شرط کے ساتھ مباح کہا ہے کہ قمار ساتھ نہ ہو، مداومت نہ کرے اور نہ واجب کے ادا کرنے میں خلل انداز ہو، ورنہ سب کے اتفاق رائے سے حرام ہے اور یہ اجماع سے ثابت ہے۔ رد المحتار حاشیہ در المختار میں ہے: قوله الشطرنج معرب شد رنج و انما کرہ لان من اشتغل بہ ذہب عناوہ الدنیوی و جاء عناوہ الاخری فہو حرام و کبیرة عندنا و فی اباحتہ اعانة الشیطان علی الاسلام و المسلمین كما فی الکافی: شطرنج شد رنج (یعنی رنج کھینچنا) کی تعریف ہے یہ مکروہ صرف اس لئے ہے کہ جو اس میں مشغول ہوتا ہے اس کی دنیاوی تکلیف جاتی رہتی ہے اور اخروی تکلیف آجاتی ہے، پس یہ حرام ہے اور ہمارے (یعنی حنفیہ) کے نزدیک گناہ کبیرہ ہے اس کو مباح سمجھنے میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف شیطان کی مدد کرنا ہے۔

علماء اسلام کا اتفاق ہے کہ لہو و لعب اگر احکام شرع سے غافل بنادے تو فسق و فجور ہے، آج جب کہ مغربی ثقافت مغربی طرز زندگی کا دور ہے اور مسلمان احکام شرع سے تغافل و سستی برتنے لگے ہیں اور سارے اسلامی اعمال کو محض غیر ضروری بلکہ دقیانوسی رسم و رواج سمجھنے لگے ہیں تو ہمارے دین و ایمان کا اللہ ہی محافظ ہے اور اللہ ہی سے ہم توفیق چاہتے ہیں۔

(انعام : ۷۰) و ذر الذین اتخذوا دینہم لعبا و لہوا و غرتہم الحیوة الدنیا، اور ان لوگوں کو چھوڑ دیجئے جنہوں نے کھیل اور تماشے کو اپنا دین بنا رکھا ہے اور جن کو دنیاوی زندگی نے فریب دے رکھا ہے۔

(اعراف : ۲۰۰) ولا تکن من الغافلین اور غافلون میں سے نہ ہو جئے۔

\* \* \* \*

اللہ بزرگ و برتر نے خمر و میسر کے اثم کو ان کے نفع سے اکبر بتایا ہے اور یہ اعلان کر دیا کہ ان سے بہت کم نفع حاصل ہوتا ہے، چنانچہ خمر کے مفاسد میں سے ہے کہ عقل کو جو انسان کی اشرف ترین صفت ہے زائل کر دیتی ہے اور جب عقل زائل ہو جائے تو پھر چھوٹی ہو یا بڑی کسی قباحت سے آدمی بچ نہیں سکتا عقل کے معنی ہیں کہ وہ اپنے مالک کو قباحتوں اور برائیوں سے روکے۔ حضرت عباس بن المرداس سے جاہلیت کے زمانے میں کہا گیا : ألا تشرب الخمر فانھا تزيد فی حرارتک؟ کیا تم شراب نہیں پیتے یہ تمہاری حرارت میں تیزی پیدا کرے گی؟ تو جواب دیا : ما انا آخذ جھلی بیدی فا دخلہ جو فی ولا ارضی ان اصبح سید قوم و اسی سفیہم، میں ہرگز اپنی جہالت کو اپنے ہاتھ میں لے کر اپنے پیٹ میں داخل نہیں کروں گا اور نہ مجھے پسند ہے کہ میں قوم کا سردار ہو کر سب سے جاہل اور بے عقل بن جاؤں، غرض عقل کے ازالہ کے ساتھ ساتھ شراب اللہ کے ذکر سے، نماز سے اور دوسری عبادات سے باز رکھتی ہے۔ پھر اکثر و بیشتر پینے والوں اور لوگوں کے درمیان بغض و عداوت کو جنم دیتی ہے، شراب کے عادی اکثر قتل و بیحیائی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اس کی لت ایسی بری ہے کہ جان لٹے بغیر نہیں چھوڑتی، اکثر امراض پیدا کرتی ہے اور ہلاکت کا باعث ہوتی ہے، اطباء کے یہاں اس کے نقصانات مشہور و معروف ہیں اور جب شراب عقل کو زائل کر دیتی ہے تو کوئی شک و شبہ



نہیں کہ یہ ام الخبائث ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی لئے فرمایا ہے :  
اجتنبوا الخمر فانها ام الخبائث، شراب سے بچو کہ یہ ساری خرابیوں کی جڑ ہے۔  
انبیاء کرام علیہم السلام کے متعلق یہ ثابت نہیں ہوتا کہ کبھی انہوں نے  
شراب پی ہو۔

میسر اور جوئے کی خرابیاں بھی بے شمار ہیں، ناحق لوگوں کا مال قمار باز  
کھاتا ہے۔ جو جواربوں کو چوری، قتل نفس، اہل و عیال کی بربادی اور طرح  
طرح کی برائیوں کے ارتکاب کرنے پر ابھارتا ہے۔ جوئے سے آپس میں عداوت  
اور دشمنی بڑھتی ہے، اور طرح طرح کے مفسد پیدا ہوتے ہیں۔ بعض علماء نے  
خمر کی حرمت کی وجہ قمار کو بتایا ہے، کیونکہ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ  
قمار باز اپنے ساتھیوں کو شراب پلا کر جوئے پر ابھارتا ہے، اور ان کا مال  
جیت لیتا ہے۔ جاہلیت کے زمانے میں تو لوگ اپنے اہل و عیال تک کو ہار  
جاتے تھے۔ اس طرح یہ بری لت نہ صرف افراد کو ہلاک کرتی تھی بلکہ  
خاندان کے خاندان کو تباہ کر دیتی تھی، اور اب بھی موجودہ معاشرہ جو تہذیب  
و ثقافت کا علمبردار کھلاتا ہے شراب و قمار کی وجہ سے بد اخلاقی، بے حیائی  
اور ہر طرح کی دنائت و خبائث کا شکار ہو کر رہ گیا ہے۔ یہ مرض اس قدر  
مزمین ہو چکا ہے کہ آج شرفاء کے گھرانے بے حیائی کو بے حیائی نہیں سمجھتے  
اور نہ خبائث کو خبائث کہتے ہیں۔ اور یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ آج زندگی  
کی قدریں بدل گئی ہیں عدل و انصاف کے مفہوم بدل گئے ہیں، صدق و کذب  
کے معنی بدل گئے ہیں، خیر و شر کے تصورات میں تغیر پیدا ہو گیا ہے، موجودہ  
جہانبانی کے طریقے، قوانین جدیدہ کے مراکز، اور عدالت گاہیں شہادت میں  
پیش کئے جاتے ہیں کیونکہ تجربہ اور مشاہدہ بتاتا ہے کہ اس عہد میں  
ایمانداری، اخلاص اور امانت و صداقت سے انسان نقصان میں رہتا ہے اور سزا  
پاتا ہے، اور قصوروار اور مجرم انصاف و عدل کے نام پر بری کر دئے جاتے ہیں۔

زندگی کی قدریں درحقیقت بدلتی نہیں ہیں یہ تو عقل و فہم کا پھیر ہے۔  
 اور ہم سراب کو حقیقت سمجھ بیٹھتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (یونس: ۲۳)  
 یا یہاالناس انما بغیکم علی انفسکم متاع الحیوة الدنیا ثم الینا مرجعکم  
 فننبئکم بما کنتم تعملون اے لوگو تمہاری سرکشی صرف تمہاری ہی جانوں  
 کے خلاف ہے، دنیاوی زندگانی کا فائدہ اٹھالو پھر تو ہماری ہی طرف تمہیں  
 لوٹ کر آنا ہے، تو ہم تمہیں بتا دیں گے کہ تم کیا عمل کرتے تھے۔

